# دعوت اہلحدیث کا مقصد وحید۔ اتحاد ملت

## رشحات فکر مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہل حدیث میں ایک معروف نام ہے۔ آپ ایک بلند پایہ مفسر، محدث، خطیب، مبلغ، مناظر، مفتی اور محقق عالم دین تھے آپ نے کئی ایک کتب کے تراجم کئے جن میں صحیح بخاری شریف کے ترجمہ و تشریح کو خاص مقام حاصل ہے۔ اور اس کے علاوہ مستقل کتابیں بھی تصنیف کیں۔
زیر نظر مضمون مولانا مرحوم کا ایک خطبہ صدارت ہے جو انہوں نے ارشاد فرمایا افادہ عام کیلئے قارئین "ترجمان الحدیث" کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

الحمد للہ و کفی والصلاۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد ؛ دین ومذہب کے نام پر جمع ہونا اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کی باتیں سوچنا اور بیان کرنا جس قدر بہترین کام ہے وہ محتاج تشریح نہیں ہے۔ ہماری یہ عین خوش قسمتی ہے کہ ہم آج کے نازک اور پرفتن دور میں ایسے ہی پاکیزہ مقاصد کے تحت یہاں جمع ہو رہے ہیں خالق کائنات ہمارے اس اجتماع میں برکت عطا فرمائے اور جن حضرات نے ایسی نیک مجلس کے اہتمام و انصرام میں حصہ لیا ہے ان کی پاک کوششوں کو قبول کرے آمین۔

اس عظیم القدر مذہبی و روحانی اجلاس کی صدارت کے لئے مجھ جیسا ناچیز قطعاً مناسب نہ تھا مگر کارکنان اجلاس نے یہ بار عظیم نہ معلوم کیوں سر ڈال دیا۔ میں نے اپنی کمزوریوں سے محترم سیکرٹری صاحب کو مطلع کرتے ہوئے صدارت سے معذرت کردی تھی مگر پوسٹر میں میرا نام بذیل صدارت لکھ دیا گیا ہے۔ لیکن میں اپنے فرائض کی ادائیگی اسی وقت کرسکوں گا جبکہ نہ صرف کارکنان اجلاس بلکہ تشریف لانے والے علماء کرام (کثر اللہ سوادہم) اور سامعین عظام سب ہی علیٰ حسب مراتب میرے ساتھ تعاون فرمائیں گے اور مجھ کو آپ سب سے یہی توقع ہے اللہ کرے کہ میری توقع صحیح ثابت ہو آمین یارب العالمین۔

حضرات! جن نازک ترین حالات سے آج ہم گزر رہے ہیں ماضی میں اس کی نظیر نہیں ملتی، ہر

طرف مایوسی اور پریشانی کا دور دورہ ہے پوری امت مسلمہ روحانی و مادی واقتصادی و معاشرتی ہر اعتبار سے تباہی و بربادی کے قریب پہنچ چکی ہے نوع انسانی کا ایک بڑا طبقہ تو ایسا ہے جو ہر قسم کی خرابیوں کے لئے صرف مذہب ہی کو ذمہ دار قرار دے رہا ہے اور لادینیت ہی کو فلاح انسانی کا واحد راستہ تصور کر رہا ہے۔ انسانوں کا دوسرا طبقہ وہ ہے جو کسی نہ کسی مذہب کے ساتھ وابستہ ہے مگر اس طبقہ کا حال اس قدر بدتر ہو چکا ہے کہ فی الحقیقت مذہب کا نام محض ایک مذاق بن کر رہ گیا ہے۔ ورنہ مذہب کی اصلیت اور روح تقریباً مفقود ہو چکی ہے بلکہ مذہب کو قتل و غارت گری کا ایک بہانہ بنالیا گیا ہے کسی کہنے والے نے خوب کہا ہے۔

خدا غارت کرے اس اختلاف دین و مذہب کو نچا مارا ہے یکسر کیا عرب اور کیا عجم سب کو

دوسرے اہل مذاہب سے قطع نظر ہم مسلمانوں ہی پر نظر ڈالتے ہیں تو بیحد افسوس ہوتا ہے جس مذہب نے ساری دنیا کو پیار و محبت کا پیغام دیا اور ساری نوع انسان کے جھگڑوں کو مٹایا آج خود اس مذہب کا نام لینے والے باہمی پیار و محبت واخوت و ہمدردی کو فراموش کر چکے ہیں۔ قرآن مجید میں صاف صاف کہا گیا ہے۔

**ان الذین فرقوا دینھم و کانو شیعا لست منھم فی شئی** جو لوگ دین کے نام پر تفرقہ اندازی کر کے فرقوں میں تقسیم ہو گئے اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ان سے کچھ بھی واسطہ نہیں ہے"

اس آیت کی روشنی میں مسلمانوں کو پرکھا جائے تو محض ملمع سازی نظر آئے گی اور اصلیت کا کہیں کھوج بھی نہیں ملے گا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمادیا تھا کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی! مگر آج ان کی تعداد کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اور آیت کریمہ "**کل حزب بمالدیھم فرحون** کے تحت ہر فرقہ حق و صداقت کا واحد ٹھیکیدار بنا بیٹھا ہے ایسا کیوں ہے اس کا جواب بھی خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زبان مبارک سے سن لیجئے۔ آپ نے فرمایا؛

"**ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی**"

جب تک تم کتاب اللہ اور میری سنت پر عمل پیرا ہو گے ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ یعنی کتاب اور سنت یہی دونوں اسلام کی اصل الاصول ہیں اور یہی مدار عمل ہیں ان کو چھوڑ دینے سے امت میں انتشار اور تفرقہ شروع ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب تک امت کتاب وسنت پر عمل پیرا رہی ان کا ستارہ عروج پر رہا اور جب ان کی جگہ آراء الرجال اور قیل وقال نے لے لی امت میں کتنے ہی تفرقے اور فسادات شروع ہو گئے اور آج تو جو نوبت ہے وہ عیاں ہے۔

قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے حالات کا مطالعہ بتلا رہا ہے کہ وہ خالصاً کتاب وسنت کے علم بردار تھے ان میں فقہی موشگافیاں نہ تھیں نہ وہ منطقی الجھنوں میں تضیع اوقات کرتے تھے نہ اندھی تقلید کا ان پر تسلط تھا

اختلاف آراء کے باوجود ان میں فقہی تحزب نہ تھا وہ قرآن مجید کے اس اعلان کو ہر وقت مدنظر رکھتے تھے۔

"ھو سماکم المسلمین من قبل وفی ھذا" وہ خالصاً مسلمان کہلاتے تھے امت میں کسی بڑے سے بڑے انسان کی طرف بھی وہ کوئی ممتاز مسلکی نسبت نہیں رکھتے تھے جب تک امت میں یہ اتحاد رہا وہ دنیا میں ہر جگہ کامیاب اور کامران رہے اور جب اتحاد کی جگہ انتشار اور فرقہ بندی آ گئی نصرت ایزدی نے ان سے منہ موڑ لیا۔

دعوت اہلحدیث:

فقہی مسلک کے وجود میں آنے پر ایک جماعت ایسی موجود رہی جس نے کسی فقہی نسبت کو پسند کرنے کی بجائے صرف حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کو اپنے لئے کافی سمجھا اس موقع پر یہ بھی بتلا دینا ضروری ہے کہ لفظ حدیث واہل حدیث اسلاف امت میں مستعمل تھے۔ حدیث کا لفظ خود قرآن مجید کی...... چودہ آیات میں استعمال کیا گیا ہے اور ان مقامات پر خود قرآن مجید کو حدیث سے موسوم کیا گیا ہے چند آیات درج ذیل ہیں۔

(۱) فلیاتوا بحدیث مثلہ (پ۲۷ سورہ طور) منکرین اگر سچے ہیں تو قرآن مجید جیسی پاکیزہ حدیث وہ بھی کوئی بنا کر دکھلائیں۔

(۲) افمن ھذا الحدیث تعجبون (پ۲۷ نجم) کیا تم اس حدیث یعنی قرآن کو سنکر تعجب کرتے ہو"

(۳) فمال ھئولاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثاً (پ۵ نساء) اس قوم کو کیا ہو گیا جو اس حدیث یعنی قرآن کو سمجھتے ہی نہیں۔

(۴) فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یومنون (پ۲۵) پس اللہ پاک اور اس کی آیات کے بعد جو بہترین احادیث ہیں یہ منکرین اور کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے"

(۵) ومن اصدق من اللہ حدیثا (پ۵ نساء) حدیث بیان کرنے میں اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا ہے۔"

(۶) فبای حدیث بعدہ یومنون (پ۹ اعراف) قرآن مجید جیسی حدیث ہوتے ہوئے منکرین اور کونسی حدیث پر ایمان لائینگے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حدیث کا لفظ خود قرآن مجید نے اپنے لئے استعمال کیا ہے اور اسی روشنی میں فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی لفظ حدیث کا استعمال ہوا۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کے لئے بھی خود قرآن مجید میں مختلف پیرایوں میں بیان موجود ہے۔ حدیث نبوی ہی کو متعدد جگہ لفظ حکمت سے تعبیر کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

"ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانو من قبل لفی ضلال مبین" حدیث نبوی کی حجیت کے لئے یہ آیت کریمہ ایسی کھلی دلیل ہے جس کا انکار صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کے قلوب نور ایمان سے خالی ہیں اس

سے زیادہ واضح ایک اور آیت کریمہ ملاحظہ ہو ارشاد ہے۔

"انا انزل الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ (پ۵ نساء) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ہم نے یہ کتاب قرآن مجید آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں میں اس قرآن پاک کی روشنی میں اپنی سمجھ کے مطابق فیصلے کریں جو سمجھ اللہ پاک آپ کو عطا کرے"

اس آیت کے ذیل میں امام رازی فرماتے ہیں قال المحققون هذه الآية تدل على انه عليه الصلوٰة والسلام ماكان يحكم الا بالوحي والنص (تفسیر کبیر) یعنی محققین نے کہا ہے کہ اس آیت نے واضح کر دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی فیصلہ فرماتے وہ وحی الٰہی کے ذریعہ ہی ہوتا تھا۔"

اسی لئے قرآن مجید کو وحی جلی اور حدیث شریف کو وحی خفی کہا گیا ہے۔ امام شوکانی ارشاد الفحول ص ۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "ثبوت حجية السنة المطهرة واستقلالها بتشريع الاحكام ضرورية دينية ولا يخالف في ذالک الامن لا حظه له في دين الاسلام"

یعنی سنت مطہرہ یا حدیث نبوی کا تشریعی احکام میں ایک مستقل حجت ہونا دین کا ایک ضروری مسئلہ ہے۔ اس کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں"

امام ایوب سختیانی ایک مشہور محدث فرماتے ہیں "اذا حدثت الرجل بسنة فقال دعنا عن هذا واجبنا عن القرآن فاعلم انه ضال (معرفۃ علوم الحدیث امام حاکم ص ۶۵) یعنی جب تم کسی کے سامنے حدیث بیان کرو اور جواب میں حدیث سے ہٹ کر صرف قرآن شریف سے جواب مانگے تو سمجھ جاؤ کہ یہ شخص گمراہ ہے۔"

امام جلال الدین سیوطیؒ مفتاح الجنۃ ص ۶ پر فرماتے ہیں۔ "اعلموا ان من انكر كون حديث النبي صلى الله عليه وسلم قولا كان اوفعلا بشرطه المعروف في الاصول حجة كفر و خرج عن دائرة الاسلام" (یعنی جان لو کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث خواہ وہ قولی ہو یا فعلی اور شرائط مقررہ کے تحت وہ حدیث صحیح ثابت ہو پس جو ایسی حدیث کا حجت ہونے سے انکار کرے تو وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اس مختصر وضاحت سے مقصد یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث نے جس چیز کو اپنا نصب العین اور لائحہ عمل قرار دیا ہے وہی چیز عین اسلام اور دین کیلئے اصل الاصول ہے اور وہ صرف کتاب وسنت ہے۔ جو لوگ طائفہ اہلحدیث کو ایک جدید فرقہ کہہ دیا کرتے ہیں وہ یا تو حقیقت سے ناواقف ہیں یا پھر محض عناد وتعصب کے اندر گرفتار ہیں۔ اگر کتاب وسنت کوئی جدید چیز ہے تو اس جماعت کو جدید کہنا درست ہوگا اور اگر ان ہر دو کا تعلق نہ صرف ابتدائے اسلام سے ہے بلکہ دین کی بنیاد یہی ہر دو چیزیں ہیں تو پھر ان کے حاملین کو ایک جدید فرقہ کا

خطاب دینا سراسر جہالت اور کم عقلی کی دلیل ہے۔

اتحاد ملی کیونکر ممکن ہو؟

حضرات! تفصیل مذکورہ سے آپ کے ذہن نشین ہوا ہوگا کہ دعوت اہل حدیث کا خلاصہ صرف کتاب وسنت پر عمل کی دعوت ہے خالصاً کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس مسلک حق کا لب لباب ہے پس اتحاد ملی اسی طرح ممکن ہے کہ پوری امت اس کلمہ پر جمع ہو جائے اور آج سے چودہ سو سال قبل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور تابعین وتبع تابعین عظام جس روش پر تھے اسی کو اپنایا جائے ائمہ دین مجتہدین اور جس قدر بھی اکابر امت گزرے ہیں ان سب کا احترام اپنی جگہ مسلم ہے مگر مطاع حقیقی کا منصب صرف سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے۔ ائمہ دین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے جو ارشادات وفرامین اور فتوے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں ان کو سرآنکھوں پر تسلیم کر لیا جائے اور جہاں کچھ ٹکراؤ ہو وہاں صرف ظاہر نصوص کتاب وسنت کو مقدم رکھا جائے یہی وہ راہ اعتدال ہے جو تمام ائمہ دین وبزرگان اسلام نے پیش فرمائی ہے اور جس کو چھوڑ کر جمود وتعصب وتحزب کے راستوں نے امت کے شیرازہ کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا ہے۔

حضرات! ملی اتحاد واصلاح ہی آپ کے اس عظیم الشان اجلاس کا مقصد ہے، سخت ضرورت ہے کہ آج مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان بنیں، عقائد واعمال واخلاق کے لحاظ سے آج ہمارا جو حال ہے وہ ظاہر ہے آج جبکہ ہم کو اس ملک میں رہ کر ملی اور وطنی تعمیرات میں پورا پورا حصہ لینا ہی سخت ضرورت ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی روشنی میں ہمارے اخلاق واعمال درست ہوں دوسری اقوام کے لئے ہمارا وجود باعث کشش ہو اگر ایسا ہو جائے تو آج بھی ہم بہ سلسلہ دعوت وتبلیغ بزرگان اسلام کی یاد تازہ کر سکتے ہیں اور بنی نوع انسان کو ترقی و سکون کا صحیح راستہ دکھلا سکتے ہیں اس اجلاس کا یہی مقصد ہے اور ہم کو خود فیصلہ کرنا ہے کہ اس مقصد میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اور اس بابرکت اجتماع سے کس قدر روحانی واخلاقی فوائد ہم نے حاصل کئے ہیں خدانخواستہ اگر معاملہ برعکس رہا تو یہ کہنا بیجا نہ ہوگا

نشستند وگفتند وبرخاستند

حضرات! میں نے آپ کی کافی سمع خراشی کی ہے، جس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں دعا ہے کہ اللہ پاک اس اجلاس کو کامیاب کرے ہمارے دلوں میں عمل واتحاد اور اخلاق حسنہ کے لئے ایک نئی تڑپ پیدا ہو۔ ہمارے معاشرہ میں کتاب وسنت کی روشنی عام ہو اور ہم سچے مسلمان بن کر دوسروں کیلئے باعث کشش بن سکیں۔ آج گفتار سے ہٹ کر کردار کی ضرورت ہے قول سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم　　جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں